في الصلوة؟ قال: كان يشير بيده

''ابن عمرؓ نے کہا: میں نے بلالؓ سے دریافت کیا: نبی ﷺ بحالت ِنماز لوگوں کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے؟ کہا: ہاتھ کے اشارے سے۔''

صاحب ِمرعاۃ المفاتیح فرماتے ہیں:

والحديث فيه دليل على جواز ردّ السلام فى الصلوٰة بالإشارة وهو مذهب الجمهور واختلف الحنفية فمنهم من كرهه، ومنهم الطحاوي ومنهم من قال لا بأس به (مرعاة المفاتيح: ١٢/٢)

''اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ نماز میں سلام کا جواب اشارہ سے ہونا چاہئے اور اس بارے میں احناف کا آپس میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسے ناپسند کیا مثلاً طحاوی اور بعض کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔''

بلا شبہ دلائل کے اعتبار سے جواز کا پہلو راجح ہے۔ تفصیلی بحث کے لئے ملاحظہ ہو: المرعاۃ: ۱۲/۲

☆ **سوال**: ظہر اور عصر سے قبل چار رکعت سنت، ایک سلام سے پڑھنا کیسا ہے؟ جبکہ حدیث میں ہے

(۱) قال رسول اللهﷺ: صلوٰة الليل والنهار مثنىٰ مثنىٰ (ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ)

(۲) كان النبیﷺ يصلى قبل العصر أربع ركعات يفصل بينهن بالتسليم (صحيح سنن ترمذى : ٣٥٣)

جواب: ظہر اور عصر سے پہلے چار رکعات اکٹھا پڑھنے کا جواز ہے۔ چنانچہ سنن ابوداود، نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت اُمّ حبیبہؓ سے مروی ہے کہ

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جس نے ظہر سے قبل چار رکعات اور اس کے بعد چار رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا ہے، اللہ اس پر آگ کو حرام کردیتے ہیں۔''

یہ حدیث مجموعی اعتبار سے صحیح ہے۔ اسی طرح صحیح بخاری باب الرکعتین قبل الظهر کے تحت حضرت عائشہؓ سے مروی ہے: أن النبیﷺ كان لايدع أربعا قبل الظهر

''نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔''

حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ چار رکعتیں اکٹھی پڑھتے تھے۔ جبکہ سوال میں مذکور حدیث میں ہے کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور صحیح بخاری میں امام بخاریؒ نے بھی اسی پر زور دیا ہے تو اس بارے میں اولیٰ بات یہ ہے کہ اس کو دو حالتوں پر محمول کیا جائے: بعض دفعہ آپؐ دو پڑھتے اور بعض دفعہ چار۔ چنانچہ فتح الباری (۵۸/۳) میں ہے: "والأولى أن يحمل على حالين: فكان تارة يصلى ثنتين وتارة يصلى أربعا"